پیپر نمبر 01

اردو

چیپٹر وائز

ACCORDING TO THE NEW PAPER PATTERN OF ALL BOARDS

رول نمبر (ہندسوں میں) ____________ رول نمبر (لفظوں میں) ____________ دستخط ناظم امتحان: ____________

سبق 3: مرزا محمد سعید سبق 4: نظریۂ پاکستان **معروضی طرز** وقت: 20 منٹ

نظم: حمد غزل: مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے کل نمبر: 15

	A	B	C	D	Write correct option		A	B	C	D	Write correct option		A	B	C	D	Write correct option
1	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		6	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		11	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
2	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		7	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		12	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
3	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		8	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		13	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
4	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		9	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		14	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	
5	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		10	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ		15	Ⓐ	Ⓑ	Ⓒ	Ⓓ	

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

سوال نمبر 1: 15

-1 مرزا محمد سعید نے اپنا پہلا ناول لکھا: (GRW. GII, 2014) (FBD. GII, 2016)

(A) طاہرہ (B) خوابِ ہستی

(C) یاسمین (D) خواب آور

-2 عَالِمُ کی موت کس کی موت ہوتی ہے؟ (FBD. GII, 2015)

(A) عَالِمُ کی (B) آلام کی

(C) نادان کی (D) شبستان کی

-3 ریڈیو پاکستان سے پروگرام شروع کیا: (SGD. GII, 2016)

(A) حفیظ جالندھری نے (B) مرزا غالب نے

(C) مرزا سعید نے (D) شاہد احمد دہلوی نے

-4 ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کب پیدا ہوئے؟ (FBD. GII, 2016)

(A) 1930ء (B) 1912ء

(C) 1922ء (D) 1812ء

-5 "کل ہند مسلم لیگ" کب قائم ہوئی؟ (GRW. GII, 2016)

(A) 1901ء (B) 1906ء

(C) 1908ء (D) 1910ء

-6 مدرسہ دیوبند کی بنیاد رکھی:
(MLN. GII, 2016)
(A) مولانا محمد علی نے
(B) مولانا محمد قاسم نے
(C) مولانا محمد احمد نے
(D) مولانا شوکت علی نے

-7 اسی کی مہربانی سے ہے:
(SWL. GI, 2016)
(A) نظامِ آسمانی
(B) دسترخوانِ نعمت
(C) بہارِ جاودانی
(D) مظاہرِ قدرت

-8 اللہ تعالیٰ نے بشر کو پیدا کیا:
(LHR. GII, GRW. GI, 2014) (SWL. GI, 2015) (SWL. GI, 2016)
(A) فطرتِ قریش پر
(B) فطرتِ آلام پر
(C) فطرتِ اسلام پر
(D) فطرتِ حیوان پر

-9 حسرت موہانی کا سنِ پیدائش کیا ہے؟
(BWP. GI, 2014)
(A) 1870ء
(B) 1875ء
(C) 1880ء
(D) 1885ء

-10 جس شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتے ہیں کہلاتا ہے:
(LHR. GI, MLN. GII, BWP. GI, 2014) (FBD. GII, 2015) (DGK. GI, GRW. GI, MLN. GII, 2016)
(A) عام شعر
(B) مطلع
(C) ردیف
(D) مقطع

-11 لفظ موضوع کی قسمیں ہیں:
(FBD. GII, 2016)
(A) دو
(B) چار
(C) پانچ
(D) چھے

-12 "قائداعظم" گرامر کی رُو سے ہے:
(GRW. GI, FBD. GII, BWP. GI, 2014) (RWP. GI, 2016)
(A) خطاب
(B) کیفیت
(C) لقب
(D) اسمِ ضمیر

-13 مصدر کی اقسام ہیں:
(MLN. GII, 2014) (BWP. GII, 2016)
(A) 1
(B) 2
(C) 3
(D) 4

-14 فعل کی بلحاظ زمانہ اقسام ہیں:
(BWP. GI, 2016)
(A) 4
(B) 2
(C) 3
(D) 1

-15 "مدرسہ" کا درست تلفظ ہے:
(MLN. GII, 2014) (GRW. GII, FBD. GI & GII, MLN. GI, SWL. GII, RWP. GII, DGK. GII, 2016)
(A) مَدرِسَہ
(B) مُدَرَّسَہ
(C) مَدْرَسَہ
(D) مِدِرسہ

چیپٹر وائز پیپر (2014ء - 2015ء - 2016ء)

رول نمبر (ہندسوں میں) ________ رول نمبر (الفاظ میں) ________ دستخط ناظم امتحان: ________

سبق 3: مرزا محمد سعید سبق 4: نظریۂ پاکستان — انشائی طرز — کل وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ

نظم: حمد، غزل: مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے — (حصہ اول) — کل نمبر: 60

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے۔ (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): 10

﴿حصہ نظم﴾

(i) اسی نے ایک حرفِ کُن سے پیدا کر دیا عالم — کشاکش کی صدائے ہاؤ ہو سے بھر دیا عالم
(LHR. GI, 2014) (SWL. GII, DGK. GII, BWP. GII, 2015) (BWP. GI, 2016)

(ii) یہ سرد و گرم، خشک و تر، اُجالا اور تاریکی — نظر آتی ہے سب میں شان اُسی کی ذاتِ باری کی
(LHR. GII, DGK. GI & GII, RWP. GII, FBD, GII, 2014) (GRW. GI, 2015) (DGK. GII, 2016)

(iii) وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق — نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق
(FBD. GI, MLN. GII, DGK. GI, 2015) (FBD. GII, BWP. GI, 2016)

(iv) وہی خالق ہے دل کا اور دل کے نیک اِرادوں کا — وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا
(GRW. GII, BWP. GII, 2014) (BWP. GI, 2015)

﴿حصہ غزل﴾

(v) مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے — تری آرزو رہنما ہو گئی ہے
(FBD. GI, MLN. GII, SWL. GII, DGK. GII, 2014) (LHR. GII, FBD. GI, RWP. GI, SGD. GI, BWP. GI, 2015)

(vi) مَیں درماندہ اس بارگاہِ عطا کا — گنہ گار ہوں، اِک خطا ہو گئی ہے
(LHR. GI, MLN. GI, SGD. GII, 2014) (LHR. GI, GRW. GI, 2015) (LHR. GII, GRW. GII, MLN. GI, DGK. GII, 2016)

(vii) ترے رُتبہ دانِ محبت کی حالت — ترے شوق میں کیا سے کیا ہو گئی ہے
(LHR. GII, BWP. GI, 2014) (GRW. GII, MLN. GII, SGD. GII, SWL. GI & GII, 2015) (FBD. GII, SWL. GII, BWP. GI, 2016)

(حصہ دوم)

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے: 5 ، 5

(ا) مرزا صاحب دِلّی کے شرفا کے ایک متمول خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ تراہا بیرم خان سے آگے بڑھ کر ایک راستہ سیدھے ہاتھ کو مڑ جاتا ہے اسی کے نکڑ پر مرزا صاحب کا آبائی مکان تھا۔ اسی علاقے میں سرسید احمد خاں کا قدیم مکان بھی تھا۔ سرسید سے بھی مرزا صاحب کی عزیز داری تھی اور منشی ذکاء اللہ سے بھی قرابت داری ہو گئی تھی۔
(DGK. GI, 2014) (DGK. GI, 2016)

(ب) پاکستان نے اپنے قیام سے اب تک بڑی ترقی کی ہے اور اس کا شمار دنیا کے اہم ملکوں میں ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان اور زیادہ ترقی کرے اور ہمیشہ ترقی کرے تو ہمیں نظریۂ پاکستان کو ہر وقت پیشِ نظر رکھنا پڑے گا۔ اس کی بدولت ہم پاکستان کو زیادہ مستحکم اور شان دار بنا سکتے ہیں۔
(LHR. GI, 2016)

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: 10

(i) مرزا محمد سعید کس لیے لکھتے تھے؟
(GRW. GI, FBD. GII, RWP. GI, BWP. GII, 2014) (MLN. GI, BWP. GI, 2016)

(ii) مرزا صاحب نے کس کالج میں تدریس کے فرائض انجام دیے؟
(LHR. GI & GII, SWL. GI, SGD. GI, 2014) (FBD. GII, SGD. GII, 2015) (SGD. GII, RWP. GII, 2016)

(iii) مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کیا ہے؟ (MLN. GI, SGD. GI, 2015) (GRW. GI, 2016)

(iv) تحریکِ خلافت کیوں شروع کی گئی؟ (LHR. GII, RWP. GII, 2015) (SWL. GI & GII, 2016)

(v) نظریۂ پاکستان کا مقصد کیا ہے؟ (DGK. GII, 2015) (MLN. GI, 2016)

(vi) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس کے نام پر شیدا کیا؟ (BWP. GII, 2016)

(vii) حمد میں خالق کی کن مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟ (GRW. GI, DGK. GI, 2014) (LHR. GII, SWL. GI, 2016)

(viii) شاعر کے ہاں مصیبت کے ''راحت فزا'' ہونے کی وجہ کیا ہے؟

(GRW. GI, BWP. GII, 2014) (MLN. GII, SGD. GI, RWP. GII, 2016)

سوال نمبر5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ 5

(i) **مرزا محمد سعید** (GRW. GII, SWL. GII, RWP. GII, 2015) (GRW. GI & GII, 2016)

(ii) **نظریۂ پاکستان**

(LHR. GI, FBD. GI, SWL. GI, DGK. GI & GII, BWP. GII, 2015) (FBD. GII, RWP. GII, BWP. GII, 2016)

سوال نمبر6: درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ 15

(i) **قائد اعظمؒ**

(LHR. GI, SGD. GI, DGK. GI, GII, 2014) (MLN. GI, SGD. GII, DGK. GII, BWP. GI, 2015) (BWP. GI, 2016)

(ii) **محنت کی عظمت / محنت کی برکتیں**

(LHR. GII, RWP. GI, DGK. GII, 2014) (FBD. GI, SWL. GII, GRW. GI, 2015) (GRW. GI & GII, RWP. GII, 2016)

(iii) **تہوار** (LHR. GII, 2014) (FBD. GII, 2015) (SWL. GI, 2016)

سوال نمبر7: درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ 10

پنجاب کی حد ان دنوں میں غزنی کی حد تک پھیلی ہوئی تھی اور راجہ یہاں کا جے پال تھا۔ جب مسلمانوں کے قدم آگے بڑھتے معلوم ہوئے تو اس نے غزنی پر ایک بھاری فوج سے چڑھائی کی۔ چنانچہ دفعتاً ملغان جا کر ڈیرے ڈال دیے اور پشاور سے کابل تک برابر لشکر پھیلا دیا۔ ادھر سے سبکتگین بھی نکلا۔ چنانچہ دونوں فوجیں آمنے سامنے پڑی تھیں اور ایک دوسرے کی پیش دستی کی منتظر تھیں کہ دفعتاً آسمان سے گولے پڑنے لگے۔ یعنی بے موسم برف گرنی شروع ہو گئی۔ وہ لوگ تو برف کے کیڑے تھے انھیں خبر بھی نہ ہوئی، ہندوستانی بے چارے اپنے لحاف اور رضائیاں ڈھونڈنے لگے، مگر وہاں رضائی کا گزارہ کہاں؟ سینکڑوں اکڑ کر مر گئے' ہزاروں کے ہاتھ پاؤں رہ گئے، جو بچے ان کے اوسان جاتے رہے۔

(GRW. GII, 2014) (BWP. GI, AJK. GII, 2015) (GRW. GI, SGD. GII, DGK. GI, 2016)

سوالات:

(i) کس زمانے میں پنجاب کی حدود غزنی تک پھیلی ہوئی تھیں؟

(ii) جے پال کون تھا اور سبکتگین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iii) ''وہ لوگ تو برف کے کیڑے تھے'' کون برف میں رہنے کے عادی تھے؟

(iv) وہاں رضائی کا گزارہ کیوں نہیں ہوتا تھا؟ وہ لوگ جاڑے میں کیا اوڑھتے تھے؟

(v) جے پال اور سبکتگین میں جنگ کیوں نہ ہوئی؟

جوابات

پیپر نمبر 1

معروضی طرز

سوال 1: کثیر الانتخابی سوالات:

1- یاسمین
2- عَالِمْ کی
3- شاہد احمد دہلوی نے
4- 1912ء
5- 1906ء
6- مولانا محمد قاسم نے
7- بہارِ جاودانی
8- فطرتِ اسلام پر
9- 1875ء
10- مقطع
11- دو
12- خطاب
13- 4
14- 3
15- مَدْرَسَہ

انشائی طرز (حصہ اوّل)

سوال 2: درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی مختصر تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے):

(حصہ نظم)

(i) اُسی نے ایک حرفِ کُن سے پیدا کر دیا عالَم
کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے بھر دیا عالم

تشریح: حفیظ جالندھری ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ سوز وگداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ مذکورہ شعر میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک حرفِ کُن سے تخلیق کیا اور اس کو طرح طرح کی مخلوقات سے بھر کر اسے چہل پہل کا مرکز بنا دیا۔ حمد کے پہلے شعر میں شاعر نے احسن اور منفرد انداز سے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تخلیق کا تذکرہ قرآن کے لفظ ”کُن“ کے حوالے سے کیا ہے۔ یہ ربّ ذوالجلالِ والاکرام کی شانِ ذی صفات ہے کہ لفظ ”کُن“ کہا اور سارے عالم کو تخلیق کر دیا۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَكُوْنُ O
(سورہ یٰسٓ: آیت نمبر 82)

ترجمہ: ”اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے فرما دیتا ہے ”کُن“ یعنی ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے“۔

اللہ تعالیٰ نے کشاکش کی صدائے ہاؤ ہو سے سارے عالم کو بھر دیا۔ آسمانوں کی بلندی، زمین کی پستی، صحراؤں کی وُسعت، ہواؤں کی سرسراہٹ، پہاڑوں کی رفعت، بہاروں کی ہلچل، خزاؤں کی سنگت، پھولوں کی طراوت، کلیوں کی نزاکت، پرندوں کی چہچہاہٹ، انسان کی خلقت، گویا سارے کا سارا عالم اللہ تعالیٰ کے لفظ ”کُن“ کا معجزہ ہے۔ بقول اسماعیل میرٹھی:

ہر شے اس نے بنائی نادر بے شک ہے خدا قوی و قادر

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو رونق بخشنے کے لیے اس میں بے شمار چیزیں پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان، حیوان، چرند، پرند غرض کہ بے شمار جاندار اور بے جان اشیا پیدا کیں اور اس دنیا کو رونق عطا کی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہ کوئی کام ہوتا ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کا خالق و مالک ہے۔

(ii) یہ سرد و گرم، خشک و تر، اُجالا اور تاریکی
نظر آتی ہے سب میں شان اُسی کی ذاتِ باری کی

تشریح: حفیظ جالندھری ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ سوز وگداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ مذکورہ شعر میں فرماتے ہیں کہ یہ کائنات مجموعہ تضاد کی شکل میں تخلیق کی گئی ہے۔ یعنی اگر سردی ہے تو اس کی ضد گرمی کو پیدا کیا گیا ہے۔ اگر خشکی یعنی زمین ہے تو اس کی مخالف تری یعنی سمندر کو بنایا گیا ہے۔ کبھی سردی ہوتی ہے تو کبھی گرمی کا موسم آتا ہے۔ کبھی بہار کا موسم ہوتا ہے تو کبھی خزاں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے موسم بنائے ہیں تاکہ انسان تمام موسموں سے لطف اندوز ہو سکیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکیں۔ سردی، گرمی، خشک اور تر، روشنی اور اندھیرے غرض ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ”یقیناً دن رات کے بدل بدل کر آنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں“۔

(iii) وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق
نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق

تشریح: حفیظ جالندھری ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ سوز وگداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ مذکورہ شعر میں فرماتے ہیں۔ اللہ ربُّ العزت اس کائنات کی تمام مخلوقات، نباتات، جمادات اور حیوانات کا خالق ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ O (سورہ یٰسٓ: 81)

ترجمہ: اور وہ (بڑا) پیدا کرنے والا، علم والا ہے۔

اس کائناتِ ارض وسما کی تمام مخلوقات، خواہ انسان ہوں، حیوانات و نباتات ہوں یا جمادات، سب کا خالق و مالک اللہ ہے۔ نہ صرف مخلوقات کو تخلیق کیا بلکہ ہر مخلوق کی ضروریات کا اہتمام بھی کیا۔ یعنی اس دنیا میں موجود ہر چیز کا پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اس تمام کائنات کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کا اور اس دنیا میں بسنے والی تمام مخلوقات چاہے وہ انسان ہوں یا جن، جانور ہوں یا چرند پرند یعنی تمام جاندار اور بے جان اشیا کا مالک ہے۔ زمین سے نکلنے والی تمام معدنیات، درخت، پودے، پھل، پھول، اناج سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے ہر ذرے سے باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا ایک خاص اور مقرر انداز سے پیدا کی ہے۔ تمام وہ چیزیں جو زمین سے نکلتی ہیں یا آسمان سے زمین تک پہنچتی ہیں اللہ تعالیٰ کو ان سب کی خبر ہے۔ چاہے کوئی چیز ذرے سے بڑی ہے یا ذرے سے بھی چھوٹی اللہ تعالیٰ کے علم میں سب کی گنتی اور حساب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوقات کا رب ہے۔ ہر چیز کا پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

(iv) وہی خالق ہے دِل کا اور دِل کے نیک اِرادوں کا
وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا

تشریح: حفیظ جالندھری ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ سوز وگداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ مذکورہ شعر میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل اور دل کی نیک خواہشات کا خالق ہے اُسی نے ہمارے باپ دادوں کو پیدا کر کے زندگی جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ اس شعر میں شاعر نے خالقِ کون ومکاں کے احاطۂ قدرت کی وُسعت کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف انسان کا ہی نہیں بلکہ اُس کے وجود میں موجود قلب ونظر کا بھی خالق ہے، انسان کے دِل میں پیدا ہونے والے تمام نیک ارادوں، خواہشات اور نیتوں کا بھی خالق ہے۔ ہر ایک نیک عمل اور صالح فعل کی تحریک انسانی دِل میں قدرت خداوندی کی جانب سے ہی ہوتی ہے۔ وہ نہ صرف ہمارا خالق و مالک ہے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جتنے انسان پیدا ہو چکے ہیں، اور قیامت تک جو مخلوقات کرۂ ارض پر تخلیق ہوں گی سب کا خالق و مالک وہی خالقِ کون ومکاں اور مالک دو جہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔

(حصہ غزل)

(v) مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے
تری آرزو رہنما ہو گئی ہے

تشریح: حسرت موہانی اعلیٰ پائے کے شاعر ہیں وہ زبان و بیان کی باریکیوں اور احساس و جذبات کو بیان کرنے پر ملکہ رکھتے تھے۔ مذکورہ شعر میں عشق کے دو پہلو نکلتے ہیں۔ عشقِ حقیقی اور عشقِ مجازی۔

غزل کے پہلے شعر میں شاعر حسرت موہانی کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خواہش دل میں گھر کر لیتی ہے تو اس کی راہ میں آنے والے مصائب میں بھی دلی سکون ملتا ہے۔ جب انسان محبتِ الٰہی کو مرکز و محور مان لیتا ہے تو پھر راہِ خدا میں آنے والے تمام مصائب، تکالیف اور دُکھ قربِ الٰہی کے سکون کا وسیلہ بن جاتے ہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ میرے محبوب کی آرزو، چاہت اور خواہش اگر میرا مقصد ہے تو اُس کی خوشنودی کے لیے میں ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کر لوں گا۔ اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر شاعر کہتا ہے کہ اگر تیری آرزو، تیری خواہش مجھے حاصل ہو جائے تو ہر مصیبت میرے لیے سکون کا ذریعہ ہو گی۔ جب انسان کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ راہ میں آنے والی ہر مشکل کا مقابلہ کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔

(vi) میں درماندہ اس بارگاہِ عطا کا
گنہ گار ہوں، اک خطا ہو گئی ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی بے مایہ حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے اظہارِ ندامت کرتا ہے کہ اے اللہ میں تیری بارگاہِ عطا کا ادنیٰ گنہ گار ہوں۔ مجھ سے محبت کی خواہش اور عشق کا دعویٰ ایک گنہ گار کے لیے تیری عطا سے کم نہیں۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عطا کے آگے اپنے نامۂ اعمال سے شرمسار ہو کر کہتا ہے کہ اے میرے پاک پروردگار! میرے اعمال، میرا حُسنِ عمل، میرا خلوصِ نیت اور میری نیکیاں تیرے لطف و عطا کے آگے کمتر اور حقیر ہیں، مگر تیرا فضل میرے گناہوں کے باوجود میرے شاملِ حال رہتا ہے، تیرے حُسنِ کرم کا فیض میری خطاؤں کی پردہ پوشی کرتا ہے، اگرچہ میں گنہ گار ہوں، سیاہ کار ہوں مگر تیری محبت کا دم بھرتا ہوں اور تیرے فضل و عنایت کا طلب گار رہتا ہوں۔

شاعر اپنے محبوب سے کہتا ہے کہ اے میرے محبوب! میں حسنِ نظر کا طالب ہوں۔ تیری محبت کی خواہش رکھتا ہوں، اگرچہ تم اس کو میری خطا سمجھو مگر میں پھر بھی تیری طرف سے محبت و عنایت کا طالب ہوں، تیری چاہت کی خواہش میرے دل میں موجود ہے۔

(vii) ترے رُتبہ دانِ محبت کی حالت
ترے شوق میں کیا سے کیا ہو گئی ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جب عاشقِ الٰہی، رضائے الٰہی کی خاطر عشق و محبت کی منازل طے کرتا جاتا ہے تو وہ اپنی ظاہری حالت و کیفیت سے بے پروا اور غافل ہو جاتا ہے۔ عشقِ الٰہی کے مرتبہ دانوں کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ اُس سے محبت کرنے والے ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اپنے بیٹے کو رضائے الٰہی میں قربان کرنے چل پڑتے ہیں، اسمٰعیل علیہ السلام ذبیح اللہ جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے بے تاب ہو جاتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام بے آب و گیاہ وادیوں کا سفر کرتے ہیں، حضرت نوح علیہ السلام ہزار سال تک بستیوں میں اُس پاک پروردگار کے نام کا ورد کرتے ہیں، حضرت ایوب علیہ السلام جسمانی دُکھ کی اذیت سے گزر کر بھی ذکرِ الٰہی سے سکونِ قلب حاصل کرتے ہیں۔

شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ میرے محبوب میری طرف دیکھو تو تمھیں میری حالت دیکھ کر اندازہ ہو جائے گا کہ تمھاری محبت میں میری حالت کیا سے کیا ہو گئی۔ تمھاری خواہش، تمھاری چاہت اور تمھاری تمنا کے لیے میں نے خود کو بھلا دیا ہے۔ اپنی ذات کی بھی پروا نہ کی۔ لیکن غزل کا روایتی محبوب اپنے عاشق پر ذرا مہربان نہیں۔

(حصہ دوم)

سوال نمبر 3: درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے:

(الف) مرزا صاحب دِلّی کے شرفا کے ایک متموّل خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ تراہا بیرم خان سے آگے بڑھ کر ایک راستہ سیدھے ہاتھ کو مڑ جاتا ہے اسی کے نکڑ پر مرزا صاحب کا آبائی مکان تھا۔ اسی علاقے میں سرسید احمد خاں کا قدیم مکان بھی تھا۔ سرسید سے بھی مرزا صاحب کی عزیز داری تھی اور منشی ذکاء اللہ سے بھی قرابت داری ہو گئی تھی۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان..... مرزا محمد سعید **مصنف کا نام**..... شاہد احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی: متموّل: امیر۔ **نکڑ:** کونے۔ **عزیز داری:** رشتے داری۔

قرابت داری: عزیز داری۔

تشریح: مصنف ”مرزا محمد سعید“ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مرزا محمد سعید کا تعلق ایک مہذب اور امیر گھرانے سے تھا۔ آپ کے آباؤ اجداد دلی میں رہتے تھے۔ دلی میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں سے تین راستے نکلتے ہیں اُسے تیراہا بیرم خان کہتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھ کر ایک راستہ دائیں ہاتھ کی طرف مڑتا ہے۔ اسی کے کونے میں مرزا محمد سعید کا خاندانی گھر ہے اسی علاقے میں سرسید احمد خان کا پرانا مکان بھی تھا۔ سرسید احمد خان سے بھی مرزا صاحب کی رشتہ داری اور دوستی تھی۔ ان کا منشی ذکاء اللہ کے گھر بھی آنا جانا تھا۔ ان سے کافی قریبی تعلقات تھے۔

(ب) پاکستان نے اپنے قیام سے اب تک بڑی ترقی کی ہے اور اس کا شمار دنیا کے اہم ملکوں میں ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان اور زیادہ ترقی کرے اور ہمیشہ ترقی کرے تو ہمیں نظریۂ پاکستان کو ہر وقت پیشِ نظر رکھنا پڑے گا۔ اس کی بدولت ہم پاکستان کو زیادہ مستحکم اور شان دار بنا سکتے ہیں۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان: **نظریۂ پاکستان** **مصنف کا نام:** ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی: **قیام:** تشکیل، بنانا۔ **نظریہ پاکستان:** دو قوموں کا نظریہ۔ **پیشِ نظر:** سامنے۔ **مستحکم:** مضبوط۔

تشریح: پاکستان نے اپنے وجود میں آنے سے لیکر اب تک بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ پاکستان جس وقت بنا اس وقت پاکستان کے پاس بہت کم اثاثہ جات تھے۔ فیکٹریاں اور صنعتیں بھی کم تھیں۔ اقتصادی حالت بہت کمزور تھی۔ لیکن آج پاکستان نے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی ہے۔ اب پاکستان کا شمار دنیا کے اہم ملکوں میں ہوتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان اور زیادہ ترقی کرے اور ہمیشہ ترقی کرتا رہے تو ہمیں پاکستان کے نظریے کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے کیونکہ نظریہ پاکستان یہ تھا کہ مسلمان قوم کے اپنے عقائد، اپنا مذہب اور اپنی تہذیب و ثقافت ہے۔ وہ ہندوؤں کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ نظریہ پاکستان سے مراد ایسی ریاست کا قیام ہے جہاں اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزاری جا سکے۔ اس لیے ہمیں ان باتوں کو ہمیشہ مقدم رکھنا چاہیے۔ ان نظریات کی وجہ سے ہم پاکستان کو زیادہ مضبوط اور بہترین بنا سکتے ہیں۔

سوال 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے:

(i) **مرزا محمد سعید کس لیے لکھتے تھے؟**

جواب: مرزا محمد سعید کسی کی فرمائش پر یا کسی کو خوش کرنے کے لیے نہیں لکھتے تھے۔ مرزا صاحب پیسے کے لیے بھی نہیں لکھتے تھے۔ ستائش کی تمنا اور صلے کی پروا سے بے نیاز ہو کر صرف اپنی تسکین کے لیے لکھتے تھے۔ کام کرتے تھے صرف اس لیے کہ ان کا جی کام کرنے کو چاہتا تھا۔

(ii) **مرزا صاحب نے کس کالج میں تدریس کے فرائض انجام دیے؟**

جواب: مرزا صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔

آپ انگریزی کے پروفیسر تھے۔

(iii) **مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کیا ہے؟**

جواب: مسلمانوں کی قومیت ایک نظریاتی قومیت ہے جو لا الٰہ الا اللّٰہ پر قائم ہے، یعنی یہ کہ نسل، رنگ اور وطن کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایک نظریے، ایک عقیدے، ایک کلمے کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے اور اسی نظریاتی پہلو کو نمایاں کرنے کے لیے اسے ملّت کہا گیا ہے۔

(iv) **تحریکِ خلافت کیوں شروع کی گئی؟**

جواب: پہلی جنگِ عظیم میں انگریزوں کا مقابلہ جرمنی سے ہوا اور ترکی نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ ہندوستان کے مسلمان ترکی کے سلطان کو حجاز کی خدمت کرنے کی بنا پر خلیفۂ اسلام سمجھتے تھے۔ اس جنگ میں انگریزوں کو فتح حاصل ہوئی تو انھوں نے ترکی کی وسیع سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے خلافت کے تحفظ کے لیے مولانا محمد علی جوہرؒ اور مولانا شوکت علیؒ کی رہنمائی میں تحریکِ خلافت شروع کی۔

(v) **نظریۂ پاکستان کا مقصد کیا ہے؟**

جواب: نظریۂ پاکستان کا مقصد پاکستان کو ایک اسلامی اور فلاحی مملکت بنانا ہے۔

(vi) **اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس کے نام پر شیدا کیا؟**

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو حضرت محمد ﷺ کے نام پر شیدا کیا۔

(vii) **حمد میں خالق کی کن مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟**

جواب: حمد میں خالق کی ان مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے:

نباتات، جمادات، حیوانات، انسان۔

(viii) **شاعر کے ہاں مصیبت کے ”راحت فزا“ ہونے کی وجہ کیا ہے؟**

جواب: شاعر کے ہاں مصیبت کے ”راحت فزا“ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رضائے الٰہی اور خوشنودیِ الٰہی کی خواہش، آرزو اور تمنا اُس کی رہنما ہو گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کے راستے میں آنے والی ہر مصیبت اور مشکل اُس کے لیے پریشانی یا دُکھ نہیں بلکہ سکون و اطمینان کا ذریعہ ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس راہ میں آنے والی یہ کڑی آزمائش اُسے پاک پروردگار کی قربت کے حصول کا یقین دلاتی ہے۔

سوال 5: جوابات میں دیکھیے خلاصہ سبق نمبر 3 اور 4

سوال 6: دیکھیے ”حصہ مضامین“ مضمون نمبر 6، 10، 24

سوال 7: درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

پنجاب کی حد ان دنوں میں غزنی کی حد تک پھیلی ہوئی تھی اور راجہ یہاں کا جے پال تھا۔ جب مسلمانوں کے قدم آگے بڑھتے معلوم ہوئے تو اس نے غزنی پر ایک بھاری فوج سے چڑھائی کی۔ چنانچہ دفعتاً ملغان جا کر ڈیرے ڈال دیے اور پشاور سے کابل تک برابر لشکر پھیلا دیا۔ ادھر سے سبکتگین بھی نکلا۔ چنانچہ دونوں فوجیں آمنے سامنے پڑی تھیں اور ایک دوسرے کی پیش دستی کی منتظر تھیں کہ دفعتاً آسمان سے گولے پڑنے لگے۔ یعنی بے موسم برف گرنی شروع ہو گئی۔ وہ لوگ تو برف کے کیڑے تھے انھیں خبر بھی نہ ہوئی، ہندوستانی بے چارے اپنے لحاف اور رضائیاں ڈھونڈنے لگے، مگر وہاں رضائی کا گزارہ کہاں؟ سینکڑوں اکڑ کر مر گئے ہزاروں کے ہاتھ پاؤں رہ گئے، جو بچے ان کے اوسان جاتے رہے۔

(i) **کس زمانے میں پنجاب کی حدود غزنی تک پھیلی ہوئی تھیں؟**

جواب: پنجاب کی حدود غزنی تک جے پال کے زمانے میں پھیلی ہوئی تھیں۔ جے پال یہاں کا راجہ تھا۔

(ii) **جے پال کون تھا اور سبکتگین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: جے پال پنجاب کا راجہ تھا اور سبکتگین غزنی کا فرماں روا تھا۔

(iii) **”وہ لوگ تو برف کے کیڑے تھے“ کون برف میں رہنے کے عادی تھے؟**

جواب: سبکتگین کی فوج کے سپاہی پہاڑی علاقے کے رہائشی ہونے کی وجہ سے برف میں رہنے کے عادی تھے۔

(iv) **وہاں رضائی کا گزارہ کیوں نہیں ہوتا تھا؟ وہ لوگ جاڑے میں کیا اوڑھتے تھے؟**

جواب: ہندوستانی سپاہی سردیوں میں لحاف اور رضائیاں اوڑھتے تھے۔ مگر ملغان پر بے موسمی برف باری کی وجہ سے اتنی شدید سردی پڑی کہ رضائیوں اور لحافوں میں بھی گزارا ممکن نہ تھا۔

(v) **جے پال اور سبکتگین میں جنگ کیوں نہ ہوئی؟**

جواب: جے پال کی فوج شدید سردی کا مقابلہ نہ کر سکی۔ اس کی فوج کے سینکڑوں سپاہی سردی سے مر گئے۔ ہزاروں کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے اور باقی جو بچے اتنے گھبرا گئے کہ وہ لڑنے کے قابل نہ رہے۔ اس طرح جے پال اور سبکتگین کی فوجوں میں جنگ کی نوبت نہ آئی۔

پیپر نمبر 2

معروضی طرز

سوال 1: کثیر الانتخابی سوالات:

1- عشاء کی نماز کے بعد
2- سہیل پری
3- زمرد پری
4- ڈاکٹر وحید قریشی
5- خواجہ حسن نظامی نے
6- ہنسی بھی اڑاتا ہے
7- دیانت دار
8- حضرت محمد ﷺ نے
9- حسرت موہانی
10- مطلع
11- فعل امر
12- حرف تشبیہ
13- مرکب جاری
14- اصطلاح ہے
15- حَاجَتْ

انشائی طرز (حصہ اوّل)

سوال 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی مختصر تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے)۔

(حصہ نظم)

(i) دو عالم کا اِمدادگار آ گیا ہے
امین آ گیا، غم گسار آ گیا ہے

تشریح: احسان دانش کی شاعری مشرقی اقدار کی آئینہ دار ہے۔ آسان زبان اور عام فہم انداز میں جذبات کی ترجمانی اُن کا طرۂ امتیاز ہے۔ مذکورہ شعر میں فرماتے ہیں۔ حضور سید الانبیاء، حبیبِ کبریا، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفتِ ہمدردی، امانت داری اور غم گساری کو بیان کیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دو عالم میں اُمتِ مسلمہ کے مددگار ہیں، اللہ رب العزت کے دینِ اسلام کے امانت دار ہیں، دکھ درد کے ماروں کے غمگسار ہیں۔ ”ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے“ (القرآن)

دنیوی زندگی کی رہنمائی و ہدایت ہو یا اُخروی زندگی میں بخشش و مغفرت، انسانی اَخلاق کی صفتِ امانت ہو یا توحیدِ الٰہی کا پیغامِ وحدت، دردمندوں کی غمگساری ہو یا بے سہاروں سے محبت و شفقت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد سے زندگی کے ہر رنگ کو خوبصورتی عطا ہوئی۔ شاعر نے حضور سرورِ عالم ﷺ کو دونوں جہانوں کے مددگار کے لقب سے پکارا ہے۔ آپ ﷺ حد درجہ امانت دار تھے، اسی لیے آپ ﷺ کو ”صادق و امین“ کے لقب سے پکارا گیا۔ آپ ﷺ اتنے رحم دل تھے کہ ہر غمگین و اداس کے غم بانٹتے تھے اور غم گسارِ اعظم تھے۔